بارہواں مسئلہ

مدینۂ منوّرہ کے حرم ہونے کے شواہد

احادیثِ نبویہ سے

مکۂ معظمہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ذریعہ حرم بنایا اور مدینۂ طیبہ کو مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم بنایا، اسی لیے مکۂ معظمہ اور مدینۂ طیبہ کو حَرَمین شریفین کہا جاتا ہے، یہ دونوں شہر امن و امان کے شہر ہیں، وہاں کے جانوروں کو بِدکانا، انھیں شکار کرنا، وہاں کے درخت کاٹنا، وہاں کی گھاس چھیلنا، وہاں کسی کا خون بہانا جائز نہیں۔ کچھ احکام میں دونوں حرم میں فرق بھی ہے مگر یہ مقام اس کی تفصیل کا نہیں۔

کثیر احادیث نبویہ۔ جو تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہیں۔ اس امر کی شاہد ہیں کہ حضور شارع اسلام، ناطق وحی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حَرَم بنایا، لہٰذا حدودِ حرم کا احترام ضروری ہوگا، اس کے برخلاف فرقۂ وہابیہ کے امام نے بہت سخت بات لکھ دی، ان کے الفاظ پڑھیے:

"بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے... اس کے گھر کی طرف دور، دور سے قصد کر کے سفر کرنا،... اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، گھاس نہ اکھاڑنا، مواشی نہ چگانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے اپنے بندوں کو بتائے ہیں... پھر جو کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو سجدہ کرے... یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے... وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے... تو اس پر شرک

ثابت ہو جاتا ہے اس کو اِشراك في العبادة کہتے ہیں، یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی۔
پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں، یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے... ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔"(۱)

پیرو پیغمبر کو بہ نیّتِ عبادت سجدہ کرنا ضرور شرک ہے، لیکن تعظیماً پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا، وہاں کا شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، گھاس نہ اکھاڑنا ہرگز شرک نہیں کہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے شہر مقدس کو حرم بنا کر خود اس کے ادب واحترام کا حکم جاری فرمادیا ہے۔ احادیث نبویہ میں اس کے کثیر شواہد موجود ہیں، ہم یہاں چند پیش کرتے ہیں۔(۲)

دلائلِ اہلِ سنت

مدینہ منورہ کے حرم ہونے کے شواہد، احادیث طیبہ سے:

① عن أنس بن مالك أن رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم- قال: اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا.(۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کیا: "الٰہی! بے شک ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم کردیا اور میں مدینہ طیبہ کی دونوں پتھریلی زمینوں کے درمیان جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں۔"

② عن عبد الله بن زيد بن عاصم أن رسول الله -صلى الله تعالى عليه

(۱) تقوية الإيمان ص: ۱۰، پہلا باب توحید وشرک کے بیان میں، راشد کمپنی دیوبند

(۲) یہ شواہد ہمیں امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب: "الأمن والعلی" میں یک جا مل گئے، ہم نے وہیں سے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، البتہ سند میں اصل راویِ حدیث "صحابیِ رسول" کے ذکر اور خاص طریقے پر حوالوں کی تخریج کا اضافہ کیا ہے۔ ۱۲ منہ

(۳) ● صحيح البخاري، ج:۱، ص:۴۷۷، كتاب الأنبياء/ باب يزفون النسلان في المشي، مجلس البركات.
● صحيح البخاري، ج:۲، ص:۵۸۲، كتاب المغازي/ غزوة أحد، مجلس البركات.
● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:۴۴۱، كتاب الحج/ باب فضل المدينة، مجلس البركات.
● مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص:۸۸۳، ۸۸۴، مسند المكثرين/ مسند أنس بن مالك، رقم الحديث: ۱۲۵۳۸.
● شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۱، كتاب الصيد/ باب صيد المدينة.

وسلم- قال: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لأَهْلِ مَكَّةَ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مکۂ معظمہ کو حرم بنادیا اور اس کے ساکنوں کے لیے دعا فرمائی، اور بے شک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کردیا جس طرح انھوں نے مکے کو حرم کیا۔ اور میں نے اس کے پیمانوں میں اس سے دونی برکت کی دعا کی جو دعا انھوں نے اہل مکہ کے لیے کی تھی۔"

③ أخبرني عامر بن سعد بن أبي وقّاص، عن أبيه أن رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم- قال: إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَي الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا.(۲)

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک میں حرم بناتا ہوں دو سنگلاخ مدینہ کے درمیان کو کہ اس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اس کا شکار نہ مارا جائے۔"

④ عن رافع بن خديج قال: قال رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم-:
إِنَّ إِبْرَاهِيمَ -عليه الصلاة والسلام- حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا.(۳)

---

(۱) ● صحيح البخاري، ج:۱، ص:۲۸۶، كتاب البيوع/ باب بركة صاع النبي -صلى الله تعالى عليه وسلم- مجلس البركات.
● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤٠، كتاب الحج/ باب فضل المدينة، مجلس البركات.
● مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص:۱۱۷، أول مسند المدنيين/ حديث عبد الله بن زيد، رقم الحديث:۱٦٥٦.
● شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۱، كتاب الصيد/ باب صيد المدينة.

(۲) ● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤٠، كتاب الحج/ باب فضل المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.
● مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص:۱٦۳، ۱٦٤، مسند العشرة/ مسند أبي إسحاق سعد بن أبي وقاص، رقم الحديث:۱٥٧۳.
● شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۱، كتاب الصيد/ باب صيد المدينة.

(۳) ● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤٠، كتاب الحج/ باب فضل المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.
● شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۱، كتاب الحج/ باب فضل المدينة.

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کردیا اور میں مدینہ کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہوں"۔

⑤ عن أبي سعيد . . . قال رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم-: اللّٰهُمّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لاَ يُهَرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلاَ يُحْمَلَ فِيهَا سِلاَحٌ لِقِتَالٍ وَلاَ يُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلاَّ لِعَلْفٍ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "الٰہی! بے شک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کرکے حرم بنادیا اور بے شک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم بناکر حرام کردیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے، نہ لڑائی کے لیے اسلحہ باندھیں، نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارہ دینے کے لیے۔"

⑥ عن أبي قتادة أن رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم-... قال .... اللّٰهُمّ إِنِّي قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا كَمَا حَرَّمْتَ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ الْحَرَمَ.

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "الٰہی بے شک میں نے تمام مدینہ کو حرم کردیا جس طرح تو نے زبان ابراہیم پر حرم محترم کو حرم بنایا۔"

هو وَ أحمد و الرُّوْيَانِي عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله تعالى عنه.(۲)

⑦ عن جابر قال: قال النبي -صلى الله تعالى عليه وسلم-: إِنّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ بيت الله وَ أَمَّنَه وَ إِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ بَيْنَ لاَبَتَيْهَا لاَ يُقْطَعُ عِضَاهَا وَلاَ يُصَادُ صَيْدُهَا.(۳)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک

(۱) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤٣، كتاب الحج/ باب فضل المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص:١٦٧، ١٦٤، مسند الأنصار / حديث أبي قتادة الأنصارى، رقم الحديث: ٢٣٠٠٧.

(۳) ● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤٠، كتاب الحج/ باب فضل المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.
● شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۰، كتاب الصيد/ صيد المدينة.

ابراہیم نے بیت اللہ کو حرم بنادیا اور امن والا کردیا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے خار دار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اس کے جانور شکار نہ کیے جائیں۔"

⑧ عن ابن المسيّب، أنّ أبا هريرة قال: حَرَّمَ رَسُولُ الله -صلى الله عليه وسلم- مَا بَيْنَ لاَبَتَي الْمَدِينَةِ. وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلاً حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى.(۱)

ترجمہ: سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ "تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ ﷺ نے حرم کردیا اور اس کے آس پاس بارہ، بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔"

⑨ عن رافع بن خديج -رضى الله تعالى عنه- أنَّ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- حَرَّمَ مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ الْمَدِينَةِ.(۲)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ "بے شک رسول اللہ ﷺ نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم بنادیا۔"

⑩ حَدَّثَنا عاصمٌ، قال: قُلْتُ لأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ الله -صلى الله عليه وسلم- الْمَدِينَةَ؟ قَالَ نَعَمْ.- الحديث زَادَ أَبُوْ جَعْفَرَ فِي رِوايَةٍ: لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا- وَ لِمُسْلِمٍ فِي أخرىٰ: نَعَمْ، هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلاها فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِك فَعلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ الملائكةِ و النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.(۳)

ترجمہ: حضرت عاصم بیان کرتے ہیں کہ "میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، کیا مدینہ کو رسول اللہ ﷺ نے حرم بنادیا؟ فرمایا: ہاں، اس کا پیڑ نہ کاٹا جائے، اس کی گھاس نہ چھیلی جائے، جو ایسا کرے اس

---

(۱) ● صحيح البخاري، ج:۱، ص:۲۵۱، فضائل المدينة/ باب حرم المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.
● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤٢، كتاب الحج/ باب فضل المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.
● مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص:۷۳٥، مسند المكثرين/ مسند أبي هريرة، رقم الحديث: ۱۰۳۲۲.
● مصنف عبد الرزّاق، ج:۹، ص:۲۹۰، كتاب حرمة المدينة، رقم الحديث: ۱۷۱٤٥.

(۲) ● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤٠، كتاب الحج/ باب فضل المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.
● شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۰، كتاب الصيد/ باب صيد المدينة.

(۳) ● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤١، كتاب الحج/ باب فضل المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.
● شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۲، كتاب الصيد/ باب صيد المدينة.

پر لعنت ہے اللہ اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی۔''

⑪ عن سليمان بن أبي عبد الله قال: رأيتُ سعد بن أبي وقّاص ... فقال ... إِنَّ رَسُوْلَ الله -صلى الله تعالىٰ عليه وسلم- حَرَّمَ هٰذا الْحَرَمَ.(۱)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابو وقّاص کا بیان ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس حرم محترم کو حرم بنایا۔

⑫ عن شُرَحبيل، قال: أتانا زيدُ بنُ ثابت -رضى الله تعالى عنه- ونحنُ ننصب فخاخاً لنا بالمدينة فرمى بها، وقال: أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رسولَ الله -صلى الله عليه و سلم- حَرَّمَ صَيْدَهَا.(۲)

ترجمہ: حضرت شُرَحبیل کہتے ہیں کہ ہم مدینہ طیبہ میں جال لگا رہے تھے، زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، جال پھینک دیا اور فرمایا: تمھیں خبر نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام قرار دیا ہے۔

ابو بکر بن ابی شیبہ نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث یوں روایت کی:

إنّ النَّبِيَّ -صلى الله تعالىٰ عليه وسلم- حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا.(۳)

''بے شک نبی -صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم- نے پورے مدینۂ منورہ کو حرم کر دیا۔''

⑬ عن أبي سعيد الخدري أَنَّ رَسُوْلَ الله -صلى الله تعالىٰ عليه وسلم- حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُّعْضَدَ شَجَرُهَا أَوْ يُخْبَطَ.(۴)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''بے شک رسول اللہ ﷺ نے تمام مدینے کو حرم بنادیا ہے کہ اس کے پیڑ نہ کاٹے جائیں، نہ پتے جھاڑیں۔''

ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف فرماتے ہیں میں نے ایک چڑیا پکڑی تھی، اسے لیے ہوئے باہر گیا، میرے والد ماجد حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے، شدت سے میرا کان مل کر چڑیا کو

---

(۱) سنن أبي داود، ص: ۲۳۲، كتاب المناسك/ بابٌ في تحريم المدينة، رقم الحديث: ۲۰۳۷.
(۲) شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۱، كتاب الصيد/ صيد المدينة.
(۳) مُصنّف ابن أبي شيبة، ج:۱۲، ص: ۳۹۰، باب حرمة المدينة، الفاروق الحديثية، قاهرة.
(٤) شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۱، كتاب الصيد/ صيد المدينة.

چھوڑ دیا اور فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کا شکار حرام فرمادیا ہے۔"

⑭ عن صالح بن إبراهيم، عن أبيه، قال: اصطدتُ طيراً بالقنبلة، فخرجتُ به في يدي، فلقيَني أبي عبد الرحمن بنُ عوف فقال: مَا هذا؟ فقلتُ: طيرٌ، اصطدتُه بالقنبلة، فحرَّك أذني عركاً شديداً، ثمّ أرسله من يديّ، ثمّ قال: حَرَّمَ رَسُوْلُ الله - صلى الله تعالىٰ عليه وسلم - صَيْدَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا.(۱)

یہ ۱۴ر حدیثیں ہیں، جن میں شروع کی حدیثوں میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کردیا" اور بعد والی حدیثوں میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ "حضور کے حرم کردینے سے مدینہ طیبہ حرم ہوگیا"، حالاں کہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے۔

اور حق یہ ہے کہ مدینہ طیبہ کے جنگل کا حرم ہونا نہ فقط انھی چودہ احادیث سے ثابت ہے بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ وارد ہیں۔ مثلاً:

⑮ عن أنس بن مالك، عن النبي -صلّى الله تعالىٰ عليه وسلَّمَ-: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا.(۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے اس کا پیڑ نہ کاٹا جائے۔"

⑯ عن أبي هريرة، عن النّبي -صلّى الله تعالى عليه وسلَّمَ- قال: المَدِيْنَةُ حَرَمٌ. الحديث.(۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "مدینہ حرم ہے"

---

(۱) شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۱، كتاب الصيد/ صيد المدينة.

(۲) ● صحيح البخاري، ج:۱، ص:۲۵۱، فضائل المدينة/ باب حرمة المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.
● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤١، كتاب الحج / باب فضل المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.
● مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص:۹٥۱، مسند المكثرين/ مسند أنس بن مالك، رقم الحديث: ۱۳٥۷٤.
● شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۲، كتاب الصيد والذبائح/ باب صيد المدينة.

(۳) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤۲، كتاب الحج/ بابُ فضلِ المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.

هُمَا (أي البخاري ومسلم) وَ الطَّحَاوِيُّ وَ ابنُ جَرِيْرٍ وَّ اللفظُ لمسلم.

⑰ عن علي ... عن النبي -صلى الله تعالى عليه وسلم-: اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إلى كذا - وَ لِمُسْلِمٍ وَ الطَّحَاوِي مَا بَيْنَ عَيْرٍ إلى ثَوْرٍ - الحديث - زَادَ أَحْمَدُ وَ أَبُوْ دَاوٗد فِي رِوَايَةٍ: لَا يُخْتَلٰي خَلَاهَا وَ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا.(۱)

ترجمہ: حضرت علی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مدینہ کوہ عیر سے جبل ثور تک حرم ہے۔

احمد اور ابوداود نے ایک روایت میں یہ اضافہ کیا کہ
اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اور اس کا شکار نہ بھڑکایا جائے۔"

⑱ عن سهل بن حنيفة قال: هوى رسول الله -صلى الله تعالىٰ عليه وسلّمَ- بيده إلى المدينة فقال: إِنَّهَا حَرَمٌ اٰمِنٌ.

ترجمہ: سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دستِ مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: "بے شک یہ امن والی حرم ہے۔"

هُوَ (أي مسلم) وأَحْمَدُ وَ الطَّحَاوِيُّ وَ أَبُوْ عَوَانَة۔(۲)

⑲ حدثنا شهرٌ، قال ابنُ عباس: قال رسولُ الله -صلّى الله تعالىٰ عليه وسلمَ-: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَرَمٌ وَ حَرَمِي الْمَدِيْنَةُ.(۳)

(۱) ● صحيح البخاري، ج:۱، ص:۲۵۱، فضائل المدينة/ بابُ حرمةِ المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.
● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤٢، كتاب الحج/ بابُ فضلِ المدينة، مجلس البركات، مبارك فور.
● مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص:۹۱، مسند الخلفاء الراشدين/ مسند على بن أبي طالب، رقم الحديث: ٦١٥.
● شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۰، كتاب الصّيد والذبائح/ باب صيد المدينة.
● سنن أبي داود، ص: ۲۳۲، كتاب المناسك/ باب في تحريم المدينة، رقم الحديث: ۲۰۳٤.

(۲) ● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص:٤٤٣، كتاب الحج/ بابُ فضلِ المدينة، مجلس البركات.
● مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص:۱۱۳۰، مسند المكيين/ حديث سهل بن حنيف، رقم الحديث: ١٦٠٧٢.
● شرح معاني الآثار، ج:۲، ص:۳۱۱، كتاب الصّيد/ باب صيد المدينة.

(۳) مسند الإمام أحمد بن حنبل، ص: ۲٦۳، مسند آل العبّاس/ مسند عبد الله بن عبّاس، رقم الحديث: ۲۹۲۲.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک حرم ہوتی ہے اور میری حرم مدینہ ہے۔''

⑳ عن جابر، انَّ النَّبِيَّ -صلى الله تعالىٰ عليه وسلم- حَرَّمَ كُلَّ دَافَّةٍ أَقْبَلَتْ عَلَى الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْعِضَةِ. الحديث۔[1]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضرِ مدینہ ہو اس کے خاردار درخت ممنوع فرمادیئے۔

㉑ عن أبي أيوب الأنصاري -رضي الله تعالى عنه- أنه وجد غِلمانا قد ألجؤوا ثعلباً إلى زاوية، فطردهم، قال مالِكٌ: لا أعلم إلّا أنه قال: أفي حرم رسول الله -صلى الله تعالى عليه وسلم- يُصنَعُ هذا؟[2]

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لڑکوں نے ایک روباہ کو گھیر کر ایک گوشے میں کر دیا تھا، ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو بھگا دیا۔

امام مالک فرماتے ہیں اور مجھے اپنے یقین سے یہی یاد ہے کہ فرمایا:

''کیا رسول اللہ ﷺ کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے؟''

㉒ ابنُ مسعود - يَبْعَثُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْبَقِيْعَةِ وَ مِنْ هٰذَا الْحَرَمِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَشْفَعُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا وُجُوْهُهُمْ كَالقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.[3]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اٹھائے گا کہ بے حساب جنت میں جائیں گے اور ان میں ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔''

---

(۱) مصنّف عبد الرزّاق، ج: ۹، ص: ۲۶۱، كتاب الأشربة/ باب حرمة المدينة رقم الحديث: ۱۷۱۴۷.

(۲) شرح معاني الآثار، ج: ۲، ص: ۳۱۱، كتاب الصيد/ باب صيد المدينة.

(۳) الفردوس بمأثور الخطاب، ج: ۵، ص: ۲۶۰، باب الياء، دار الكتب العلمية.

الغرض اس باب میں احادیثِ کثیرہ وارد ہیں جن سے روز روشن کی طرح یہ ثبوت فراہم ہوتا ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے مدینۂ منورہ کو حَرَم بنایا اور اس کے گرد وپیش کے جنگل کا وہی ادب مقرر فرمایا جو مکۂ معظمہ کے جنگل کا ہے۔

مگر امام الطائفہ اسے شرک قرار دیتے ہیں، الفاظ یہ ہیں:

''گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہیں، پھر جو کوئی کسی پیر، پیغمبر یا بھوت وپری کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے تو اس پر شرک ثابت ہے۔''

یہ فرمان احادیثِ نبویہ، بالخصوص احادیثِ صحیحین سے کھلا انحراف ہے، خدائے پاک اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین